جمی سواگرٹ اور احمد دیدت کا مناظرہ

کیا بائبل کلام الٰہی ہے؟

امریکہ میں

معرکۂ حق و باطل

اسلام کی مسیحیت پر فتح مبین

اسلامی مشن سنت نگر۔ لاہور

تعارف

بہت عرصہ سے اعلان ہو رہا تھا۔ کہ امریکہ کی لوزیانا یونیورسٹی میں امریکہ کے سب سے بڑے مناظر پادری جمی سواگرٹ اور فاتح مسیحیت شیخ احمد دیدت کے درمیان مناظرہ ہوگا۔ چنانچہ ۳ نومبر ۱۹۸۶ء کو لوزیانا یونیورسٹی کے سب سے بڑے آڈیٹوریم میں یہ تاریخی مناظرہ منعقد ہوا۔ اس کا موضوع تھا۔ "کیا بائبل کلام الٰہی ہے"؟

بے شمار متلاشیانِ حق جن میں زیادہ تر امریکی عیسائی تھے۔ جمع ہو گئے۔ بحث کی ابتداء مشہور عالم پادری جمی سواگرٹ نے کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ وہ موجودہ بائبل کو خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں۔ اور حضرت یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ اور یہ کہ مسیح فرشتوں کو حکم دیا کرتے تھے۔ نیز یہ کہ قرآن کے جو انگریزی ترجمے ہیں۔ ان میں بھی اختلاف موجود ہے، مسلمانوں میں بھی مختلف قرآن موجود ہیں۔

اس کے بعد فاتح مسیحیت شیخ احمد دیدت کی باری آئی۔ انہوں نے کہا۔ کہ میرے پاس دس بائبل کے نسخے موجود ہیں۔ جو ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ پادری سواگرٹ بتلائے کہ کون سا صحیح مانا جائے قرآن کے ترجموں میں فرق ہو سکتا ہے۔ مگر اصل قرآن ہر ملک میں عام طور پر مسلمانوں کے ہر گھر میں موجود ہے۔ کسی میں زیر زبر تک کا فرق نہیں جب اصل ہر جگہ موجود ہے۔ ترجمہ کا ذکر کرنا بے معنی ہے۔

مسلمہ اصول ہے کہ کسی زبان کا دوسری زبان میں بعینہٖ ترجمہ ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ اس کے ترجموں کی عبارت میں فرق ہونا لازمی ہے۔ اصل کی بات کیجیے۔ ہمارے پاس اصل قرآن موجود ہے۔ پادری خاموش رہا۔

اب شیخ احمد دیدات نے چیلنج کیا۔ کہ بائبل کے حزقائیل کا ۲۳واں باب اگر پادری اس مجمع میں پڑھ کر سنا دے تو ایک صد ڈالر دوں گا۔ پادری بالکل سر جھکائے بیٹھا رہا۔ مسلمان مناظر کے بار بار کے اصرار پر پادری سواگرٹ کھڑا ہوا اور آہستہ آہستہ وہ عبارت پڑھی۔ جس میں دو بہنوں کی فحش نثر میں حکایت درج ہے۔ عیسائی سامعین نے کانوں پر ہاتھ دھر لئے اور منہ نیچے کئے سنتے رہے۔ شیخ احمد دیدات نے پوچھا۔ کیا یہ عبارت خدا کا کلام ہو سکتی ہے۔ پادری سے جواب نہ بن پڑا۔ اس طرح یہ تاریخی مناظرہ ختم ہوا۔

ہال کے باہر ہزاروں بائبل کے نسخے برائے فروخت رکھے گئے تھے اور مسلمان مناظر کی کتاب

IS THE BIBLE GOD.S WORD

کیا بائبل خدا کا کلام ہے؟ بھی رکھی گئی تھی۔

جب سامعین باہر نکلے تو مسیحی بجائے بائبل خریدنے کے شیخ دیدات کی مندرجہ بالا کتاب حاصل کرنے کے لئے لپکے۔ اس مختصر رسالہ میں اس تاریخی مناظرہ کی روئداد پیش کی گئی ہے۔ میں اس کے لئے کراچی ہفتہ وار "تکبیر" کا شکر گزار ہوں جس سے یہ اخذ کیا گیا ہے۔

اختر احسن

جمی سواگرٹ اور احمد دیدت کا مناظرہ

کیا بائبل کلام الٰہی ہے؟

امریکہ کی لوئیزیانا یونیورسٹی میں ہونے والے تاریخی مناظرے کی تفصیلی روداد

"کیا بائبل کلام الٰہی ہے؟" کے موضوع پر اس مناظرے کا آغاز جس کی دھوم ہفتوں سے مچی ہوئی تھی۔ ۲۰ نومبر ۱۹۸۶ء کو شام ساڑھے چھ بجے لوئیزیانا یونیورسٹی کی سب سے بڑی سماعت گاہ میں ہوا۔ وقت مقررہ تک ہزاروں عیسائیوں مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے ماننے والے حاضرین سے اجتماع گاہ کھچا کھچ بھر چکی تھی۔

جمی سواگرٹ چونکہ امریکہ کا بشپ اعظم اور مبلغ کئی کتابوں کا مصنف مناظرے اور گفتگو کے فن کا ماہر ہے۔ ہر اتوار کو تین گھنٹے امریکی ٹیلی ویژن پر اس کا پروگرام نشر کیا جاتا ہے۔ لہٰذا ذہنوں پر اس کی علمیت اور لیاقت کا سحر طاری ہے اس لئے عام تاثر یہ تھا۔ کہ شیخ دیدات کے لئے یہ مقابلہ نہایت کٹھن ثابت ہوگا۔ یہی سبب تھا۔ کہ مسیحی سامعین بہت پر اعتماد اور مطمئن نظر آتے تھے۔ اپنا اپنا موقف پیش کرنے کے لئے مناظرین میں سے ہر ایک کے لئے ۲۰ منٹ کا وقت مقرر تھا۔

مناظرے کا آغاز جمی سواگرٹ نے جارحانہ انداز میں ان الفاظ سے کیا۔ میں ابتداء میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ نہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور نہ

محمد اللہ کے نبی ہیں"۔ اس کے ساتھ ہی یہ اعتراف بھی کیا۔ کہ اسلام کے بارے میں اس نے بہت زیادہ نہیں پڑھا ہے۔ اور اس معاملے میں اس کی معلومات سطحی نوعیت کی ہیں۔ اس طرح بیک وقت جارحانہ اور دفاعی انداز اختیار کرتے ہوئے وہ اصل موضوع پر آیا یعنی یہ کہ۔ "بائبل اللہ کا کلام ہے یا نہیں؟" شیخ دیدات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نے کہا:۔

"میں نے اس شخص کی کتاب پڑھی جس کا نام ہے۔ "کیا بائبل کلام الٰہی ہے؟" مجھے توقع تھی کہ اس میں مضبوط دلائل کی بنیاد پر بات کی گئی ہوگی۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس نکلا۔ اس کے بعد اس نے عیسائیوں کے نقطۂ نظر سے انجیل کے کلام الٰہی ہونے کے حق میں بعض دلائل اور اپنی تائید میں چند آراء پیش کیں پھر اس نے شیخ دیدات کی مذکورہ بالا کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس میں کہا گیا ہے کہ بائبل پہلی بار شاہ جیمز کے زمانے میں ۱۶۱۱ء میں طبع ہوئی اور یہ اپنے سے پہلے کی بائبلوں سے مختلف تھی۔ اس موقعہ پہ بائبل کے تمام سابقہ نسخے نذر آتش کر دیئے گئے۔ سواگرٹ نے کہا کہ یہ بیان گمراہ کن ہے موجودہ انجیل بالکل درست ہے۔ اور شاہ جیمز نے اس کا صحیح ترین نسخہ طبع کرایا تھا۔

اس کے بعد اس نے کوئی علمی دلیل دینے کے بجائے عیسائی سامعین کی نفسیات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"حاضرین کرام! اگر انجیل واقعی اللہ کا کلام نہیں ہے۔ جیسا کہ اس شخص کا دعویٰ ہے تو اس کا مطلب تو یہ ہوا۔ کہ دنیا کے کروڑوں عیسائی تباہ و برباد ہو گئے۔ اور گرد وغبار بن کر ہواؤں میں اڑ گئے"۔

اس کے بعد اس نے حضرت عیسٰیؑ کے "ابن اللہ" ہونے کے مسیحی عقیدے کا دفاع کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں اور اس معاملہ میں بالکل منفرد ہیں وہ فرشتوں کو حکم دیا کرتے تھے" جمی سواگرٹ نے اس مرحلے پر جارحانہ انداز اختیار کرتے ہوئے کہا۔

> قرآن بھی ایک نہیں ہے۔
> امریکہ میں یوسف علی اور
> مارماڈیوک پکتھال دونوں
> کے ترجمے رائج ہیں
> (سواگرٹ کی "لاجواب تحقیق")

"اے مسلمانو! اگر تم کہتے ہو۔ کہ بائبل اللہ کا کلام نہیں ہے تو ہم بھی کہتے ہیں۔ کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ خود تمہارے ہاں یہ روایات موجود ہیں کہ قرآن سات طریقوں پہ نازل ہوا ہے۔ جو ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اور موجودہ قرآن وہ ہے۔ جو عثمانؓ بن عفان کے عہد میں لکھا گیا۔ اور ان کے حکم پر اس وقت موجود قرآن کے تمام نسخے نذر آتش کر دیئے گئے"

اس نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج قرآن کے مختلف ترجمے مسلمانوں میں رائج ہیں۔ امریکہ میں انگریزی کا سب سے مشہور ترجمہ یوسف علی کا ہے، اس کے علاوہ مارماڈیوک پکتھال کا ترجمہ بھی رائج ہے۔ اس سے

پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں میں بھی ایک نہیں۔ بلکہ مختلف قرآن موجود ہیں۔

وقت پورا ہو جانے کے سبب اس مرحلے پر سوا گرٹ کا بیان ختم ہو گیا۔

شیخ دیدات کا بیان

اب شیخ دیدات کی باری آئی۔ جو اپنے ساتھ بائبل کے دس مختلف اور عیسائیوں کی جانب سے بیک وقت درست قرار دیئے جانے والے نسخے لے کر آئے تھے اور اپنے سامنے رکھ کر بیٹھے تھے۔ انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سے کیا اور پھر قرآن کی یہ آیت پڑھی

فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ یَکۡتُبُوۡنَ الۡکِتٰبَ بِاَیۡدِیۡہِمۡ ٭ ثُمَّ یَقُوۡلُوۡنَ ہٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ لِیَشۡتَرُوۡا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ فَوَیۡلٌ لَّہُمۡ مِّمَّا کَتَبَتۡ

اَیْدِیْھِمْ وَ وَیْلٌ لَّھُمْ مِمَّا یَکْسِبُوْنَ ہ

(پس ہلاکت اور تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھ سے شرع کا نوشتہ لکھتے ہیں۔ پھر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے تاکہ اس کے معاوضہ میں تھوڑا سا فائدہ حاصل کرلیں۔ ان کے ہاتھوں کا لکھا ان کے لئے تباہی کا سامان ہے۔ اور ان کی یہ کمائی بھی ان کے لئے موجب ہلاکت)

شیخ ویدات نے عربی میں یہ آیت پڑھنے کے بعد انگریزی میں اس کا ترجمہ بیان کیا۔ جو کیا بائبل کلام الٰہی ہے؟ نامی ان کی کتاب میں اصل عربی متن کے ساتھ درج ہے۔ پھر کہا کہ بہتر ہوگا کہ ہم ابتداء میں اپنی گفتگو کی کچھ بنیادیں متعین کرلیں۔ پھر ان کے ذریعے کسی نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ وہ بنیادی باتیں یہ ہیں :۔

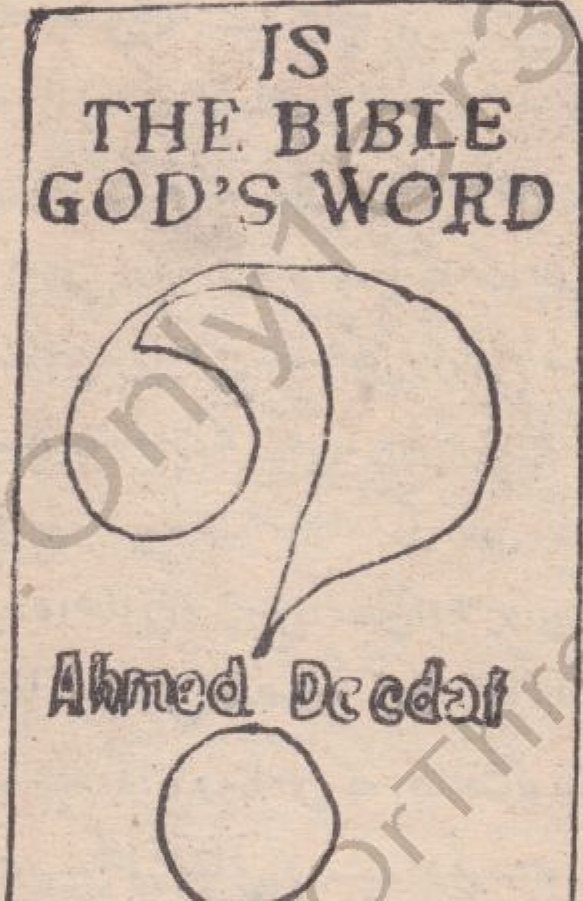
ے کسی مسلمان کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک کہ وہ تمام انبیاء و رسل اور ان کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی معجزانہ پیدائش پر یقین نہ رکھتا ہو۔

ے عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان بہت سے عقائد مشترک ہیں۔ ان کے درمیان اصل اختلاف حضرت عیسیٰؑ کی معجزانہ پیدائش کی تفصیلات اور انہیں خدا کا بیٹا قرار دینے

کے بارے میں ہے۔

ان بنیادی امور کو بیان کرنے کے بعد شیخ دیدات نے قرآن کے مختلف نسخوں کے بارے میں جمی سواگرٹ کے دلائل کی تردید کرتے ہوئے کہا۔ کہ قرآن تمام مسلمانوں کے درمیان ایک ایک حرف کی صحت کے ساتھ متفق علیہ ہے۔ اور وہ آج بھی ٹھیک ان ہی الفاظ میں اور اسی عربی زبان میں دنیا بھر میں موجود ہے۔ جس میں وہ نازل ہوا تھا۔ قرآن کے سات قرائتوں پر نازل ہونے سے مراد وہ مختلف لہجے ہیں۔ جو اہل عرب میں رائج تھے۔ الفاظ کا اختلاف نہ پہلے کبھی تھا نہ آج ہے۔ آج جو قرآن مسلمانوں کے درمیان موجود ہے۔ وہ ٹھیک وہی نسخہ ہے۔ جو اللہ کی طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی عطا کیا گیا تھا۔ یہی نسخہ حضرت عثمان کے دور میں مروّج تھا۔ اور اسلامی ریاست میں مسلسل وسعت کی بناء پر قرآن میں ترمیم و اضافے کے خدشے کا سدِ باب کرنے کے لئے ان لاکھوں صحابہ کی موجودگی میں جن کی زندگیوں میں قرآن نازل ہوا۔ حضرت عثمانؓ نے ان کے مشورہ سے ایک معیاری نسخہ تیار کرا کے اس کی نقول تمام مفتوحہ علاقوں میں تقسیم کرائیں۔ تاکہ وہ اپنی اصل شکل میں محفوظ رہے۔

شیخ دیدات نے مزید کہا۔ کہ جہاں تک انگریزی اور دوسری زبانوں میں قرآن کے تراجم کا تعلق ہے۔ تو یہ اصل قرآن نہیں۔ قرآن کے معانی کا ترجمہ ہے۔ تمام مسلمان اصل قرآن ٹھیک ان ہی



شیخ دیدات کی تہلکہ خیز کتاب کا سرورق

الفاظ میں جن میں وہ نازل ہوا، عربی زبان میں پڑھتے ہیں۔ جو لوگ عربی جانتے ہیں۔ وہ اس سے براہ راست استفادہ کرتے ہیں۔ جو عربی نہیں جانتے۔ وہ اپنی زبانوں میں قرآن کے تراجم کے ذریعے الفاظ قرآنی کے معانی سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ مسلمانوں میں قرآن کے مختلف نسخے رائج ہیں۔

اب شیخ دیدات نے حضرت عیسیٰ کے "ابن اللہ" ہونے یا نہ ہونے کے مسئلے کو چھیڑتے ہوئے کہا کہ میں گزشتہ چالیس برس کے دوران بہت سے پادریوں اور عیسائی علماء سے پوچھ چکا ہوں۔ کہ مسیح "ابن اللہ" یا "ابن المولود للہ" یعنی خدا کے بیٹے تھے یا "صنع اللہ" یعنی خدا کے تخلیق کردہ تھے اس سوال کا جواب مجھے ہمیشہ یہ ملا کہ مسیح "ابن المولود للہ" تھے۔ صنع اللہ نہیں تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ جواب پانے کے بعد میں ہمیشہ یہ پوچھتا رہا۔ کہ دونوں کے معنی میں کیا فرق ہے۔ لیکن کوئی بھی جواب دینے کے لئے اپنا منہ کھولنے کی ہمت نہ کر سکا۔ لیکن آج یہ امریکی پادری کہتا ہے۔ کہ مسیح ولد اللہ تھے۔ جبکہ یہ بات صریحاً اللہ کی شان کے خلاف ہے۔ توالد و تناسل وہ افعال ہیں جنہیں انسان اور حیوان انجام دیتے ہیں اللہ رب العالمین خالق اور صانع ہے۔ وہ تخلیق اور صناعی کا کام انجام دیتا ہے۔ توالد و تناسل کے وظائف کو اللہ سے منسوب کرنا اس کی شان میں کھلی گستاخی اور بے ادبی ہے۔ اس حیوانی فعل کو اللہ سے کس طرح نسبت دی جا سکتی ہے۔

سوا گرٹ کے اٹھائے ہوئے سوالوں کا جواب دینے کے بعد شیخ دیدات مناظرے کے اصل موضوع پر آ گئے۔ اپنے سامنے رکھے ہوئے بائبل کے دس مختلف نسخوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ یہ تمام نسخے اپنے مندرجات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اور بیک وقت مروج

ہیں۔ اب ہمیں بتایا جائے۔ کہ ان میں سے ہم کسے سچا تسلیم کریں۔

انہوں نے مزید کہا کہ بائبل پہلی بار شاہ جیمز اول کے عہد میں ۱۶۱۱ء میں طبع ہوئی۔ اور اس موقع پر اس سے پہلے کی بائبلوں کے تمام نسخے جن میں رومن اور یونانی زبانوں کے قدیم نسخے بھی شامل تھے۔ نذرِ آتش کردیئے گئے۔ اور اب ان میں سے کچھ بھی موجود نہیں ہے۔

شیخ دیدات نے کہا کہ اگر معاملہ یہیں تک رہتا۔ تب بھی غنیمت تھا لیکن اس کے بعد بھی بائبل میں ترامیم و اختلاف کا سلسلہ بڑے پیمانہ پر جاری رہا۔ چنانچہ ۱۹۵۲ء اور پھر ۱۹۷۲ء میں بائبل کے نئے اصلاح شدہ ایڈیشن منظرِ عام پر آئے۔ اب ہمیں بتایا جائے۔ کہ ہم ان میں سے کسے درست سمجھیں۔ جب ہم ان مختلف انجیلوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو یہ ہمیں شدید باہمی اختلافات اور تضادات سے پُر نظر آتی ہیں۔ اس لئے آخر ہم ان میں سے کس کو اللہ کا کلام قرار دیں؟

اس موقعہ پر شیخ دیدات نے یہ وضاحت بھی کی۔ کہ بائبل سے عیسائیوں کے نزدیک وہ کتاب مراد ہے جو تورات اور انجیل دونوں کا مجموعہ ہے۔ اور کتاب کے یہ دونوں حصے بالترتیب عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کہلاتے ہیں۔

اس کے بعد شیخ دیدات نے علمی دلائل دیتے ہوئے کہا کہ بائبل میں تین قسم کا کلام موجود ہے۔ ایک تو وہ جو بظاہر خدا کے الفاظ پر مشتمل ہے۔ دوسرا وہ جو حضرت عیسیٰؑ کی جانب سے اپنے شاگردوں سے کی جانے والی گفتگو

انہیں دی جانے والی تعلیم اور ان کی جانب سے بیان کی جانے والی مثالوں اور حکایات پر مبنی ہے۔ تیسری قسم کا کلام وہ ہے، جو کسی تیسرے شخص کسی راوی یا کسی مورخ کا بیان نظر آتا ہے۔ اور اسے کسی طرح بھی اللہ یا حضرت عیسیٰؑ کا کلام قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس کے باوجود دعویٰ کیا جاتا ہے کہ بائبل اللہ کا کلام ہے، جبکہ ہم مسلمانوں کے ہاں تینوں قسموں کے یہ کلام الگ الگ محفوظ ہیں۔ اللہ کا کلام قرآن کی شکل میں، رسولؐ کی ہدایات و تعلیمات مجموعہ ہائے احادیث کی صورت میں، اور راویوں اور مورخوں کے بیانات تاریخ کی کتابوں میں مدوّن ہیں۔

بائبل کی کتاب حزقی ایل کا ۲۳ واں باب پڑھ کر سنا دو تو میں تمہیں سو ڈالر دینے کو تیار ہوں

سواگرٹ کو دیدات کی پیش کش

اب اپنی گفتگو کو سمیٹتے ہوئے شیخ دیدات نے کہا کہ اس کتاب میں جو بائبل کہلاتی ہے۔ ایسی ایسی شرمناک عبارتیں موجود ہیں۔ جنہیں کسی طرح اللہ کا کلام قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ بیانات اتنے فحش ہیں کہ انہیں کوئی آدمی اپنے گھر والوں اپنی بیٹیوں اور بچوں کے سامنے پڑھنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ مثلاً صحیفہ حزقی ایل کا ۲۳ واں باب ہی لیجئے جس میں دو بدکار بہنوں کی حکایت کلام الٰہی کے طور پر اتنے غلیظ اور فحش انداز میں بیان کی گئی ہے، کہ ہمیں اس کا ذکر کرتے ہوئے بھی

شرم آتی ہے۔ اور ایک حیادار آدمی کے لئے اس کی تلاوت بھی مشکل ہے،
شیخ دیدات نے اپنی جیب سے سو ڈالر نکالتے ہوئے کہا۔ کہ اگر پادری سواگرٹ
اس عبارت کو اس مجمع میں پڑھ کر سنا دیں۔ تو میں یہ سو ڈالر انہیں دینے
کے لئے تیار ہوں۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ اگر استطاعت ہوتی تو میں ان
کی خدمت میں ایک ہزار ڈالر پیش کرتا۔ لیکن میں ایک غریب انسان
ہوں۔

شیخ دیدات کی اس پیشکش کے باوجود سواگرٹ اس عبارت کو پڑھنے
سے کتراتا رہا۔ آخر شیخ دیدات کے پیہم اصرار پر جمی سواگرٹ نے اس عبارت
کو شکست خوردہ اور پست آواز میں بڑی خجالت کی کیفیت میں پڑھا۔
اس دوران انتہائی شرمندگی کی بنا پر تمام عیسائی سامعین اپنے چہرے
اپنے ہاتھوں سے چھپاتے رہے۔ اور جلسہ گاہ میں کامل سکوت
طاری رہا۔

اس کے بعد شیخ دیدات نے پوچھا۔ کیا یہی وہ کلام ہے۔ جسے تم
کلامِ الٰہی قرار دیتے ہو؟ کیا یہ الفاظ اللہ رب العالمین کے شایان شان ہیں
جمی سواگرٹ اس سوال کا جواب دینے کے بجائے خاموش کھڑا رہا
اور اس طرح اسلام اور عیسائیت کا یہ مناظرہ حق اور سچائی کی شاندار
کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔

مناظرے کے بعد عیسائی سامعین کو عام طور پر یہ اعتراف کرتے
ہوئے پایا گیا۔ کہ مسلمانوں کی جانب سے گفتگو بڑے علمی انداز میں

اور مسکت انداز میں ہوئی۔ شیخ دیدات، سواگرٹ کی طرح لفاظی کے مظاہروں اور نفسیاتی حربوں کو اختیار کرنے کے بجائے موضوع پر پوری طرح جم کر بولے اور اسلام کی برتری تسلیم کرانے میں کامیاب رہے۔

اس تاثر کا عملی مظاہرہ اس طرح ہوا کہ سماعت گاہ کے باہر ہزاروں کی تعداد میں انجیل کے جو نسخے برائے فروخت رکھے گئے تھے بیشتر مسیحی سامعین نے اس سمت جانے کے بجائے نہایت دلچسپی کے ساتھ شیخ دیدات کی کتاب حاصل کی جس کا نام ہے۔

IS THE BIBLE GOD.S WORD?